بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

REGD. No. L. 5254

فون نمبر ۹۴ - تار کا پتہ - ڈیلی الفضل ربوہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
بیرون پاکستان
سالانہ ۴۵ "

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ
یوم شنبہ
فی پرچہ - ۱۰ نئے پیسے

الفضل ربوہ

۴ جمادی الثانی ۱۳۸۲ھ

جلد ۵۱/۱۶ | ۳ نبوت ۱۳۴۱ھش ۳ نومبر ۱۹۶۲ء | نمبر ۲۵۵

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہر ایک اپنے اندر غور کرے کہ اس کا اندرونہ کیسا ہے اور اس کی باطنی حالت کیسی ہے

جو دل ناپاک ہے خواہ قول کتنا ہی پاک ہو وہ دل خدا کی نگاہ میں قیمت نہیں پاتا

"اللہ کا خوف اسی میں ہے کہ انسان دیکھے کہ اس کا قول و فعل کہاں تک ایک دوسرے سے مطابقت رکھتا ہے۔ پھر جب دیکھے کہ اس کا قول و فعل برابر نہیں تو سمجھ لے کہ وہ مورد غضب الٰہی ہوگا۔ جو دل ناپاک ہے خواہ قول کتنا ہی پاک ہو وہ دل خدا کی نگاہ میں قیمت نہیں پاتا بلکہ خدا کا غضب مشتعل ہوگا۔ پس میری جماعت سمجھ لے کہ وہ میرے پاس آئے ہیں اسی لئے کہ تخم ریزی کی جاوے جس سے وہ پھل دار درخت ہو جاوے۔ پس ہر ایک اپنے اندر غور کرے کہ اس کا اندرونہ کیسا ہے اور اس کی باطنی حالت کیسی ہے۔ اگر ہماری جماعت بھی خدانخواستہ ایسی ہے کہ اس کی زبان پر کچھ ہے اور دل میں کچھ ہے تو پھر خاتمہ بالخیر نہ ہوگا۔" (ملفوظات جلد اول ص۱۱)

خدام الاحمدیہ کا نیا سال شروع ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کا پیغام

"ہمارا اصل مقصد دنیا کو راہ نجات دکھانا اور حقیقی زندگی اور سچی خوشی کے حصول کا ذریعہ بتانا ہے"

ربوہ — یکم نومبر ۱۹۶۲ء سے خدام الاحمدیہ کے نئے سال کا آغاز ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے جملہ خدام کے نام حسب ذیل پیغام دیا ہے۔

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ و اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہ

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر

برادران!

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

آپ کو معلوم ہو چکا ہوگا کہ اجتماع کے موقع پر آپ کے نمائندوں نے جن تین ناموں کا انتخاب کر کے مجلس خدام الاحمدیہ کی صدارت کے لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بغرض منظوری بھجوایا تھا ان میں سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس ناچیز کو صدر مجلس مقرر فرمایا ہے۔ سو میں اسی مالک و قدوس عزیز و حکیم کا نام لے کر اسی سے استعانت طلب کرتے ہوئے اور اس کی قدرتوں پر بھروسہ کرتے ہوئے اس بہت بڑی ذمہ داری کو اٹھاتا ہوں۔ اس ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونا میرے جیسے ناچیز اور کمزور آدمی کے لئے بظاہر ناممکنات میں سے نظر آتا ہے۔ لیکن میرا خدا بڑا قدرتوں والا عظیم طاقتوں والا ہے۔ وہ اگر چاہے تو مجھ جیسے حقیر انسان سے بھی خدمت لے سکتا ہے اور اسی سے اس کی بادشاہی ظاہر ہوتی ہے۔ لا الٰہ الا ھو علیہ توکلت والیہ انیب والیہ المصیر۔

تحدیث نعمت کے طور پر میں یہ بتا دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے رویا کے ذریعہ پہلے ہی اس کی خبر دے دی تھی۔ ماہ ستمبر میں جب میں مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی ڈویژن کے اجتماع میں شرکت کے لئے گیا ہوا تھا ... گیا۔ تو رات کو میں نے خواب میں دیکھا

(باقی دیکھیں ص۸ پر)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲ نومبر بوقت ۸½ بجے صبح

کل بھی حضور کو کچھ ضعف کی شکایت رہی۔ شام کو ۹۹ ٹمپریچر ہو گیا۔ صبح ۳ بجے کے قریب کچھ بے چینی ہو گئی۔ ایک گھنٹہ کے بعد نیند آ گئی۔ اس وقت کمزوری کی شکایت ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲ نومبر۔ محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی طبیعت پہلے جیسی ہی ہے۔ کل ضعف اور متلی کی شکایت زیادہ رہی۔ احباب جماعت شفائے کامل و عاجل کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کی صحت

ربوہ ۲ نومبر۔ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کو اسہال کی تکلیف میں تو افاقہ ہے لیکن سوزش بول کی تکلیف ابھی چل رہی ہے۔ ایکسرے سے معلوم ہوا ہے کہ مثانہ میں پتھری ہے جس کا علاج ہو رہا ہے۔ احباب جماعت شفائے کامل و عاجل کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

میاں عبد الرحیم خان صاحب افغان درویش وفات پا گئے

— حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی —

امیر جماعت احمدیہ قادیان بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ میاں عبد الرحیم خان صاحب افغان درویش مورخہ ۳۱-۱۰-۶۲ کی رات وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بہت مخلص اور بوڑھے آدمی تھے اور شروع سے قادیان کی ڈھاب کے کنارے پر کٹیا بنا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ جہاں انہوں نے چند پھل دار درخت بھی لگا رکھے تھے۔ ان کے ایک لڑکے مولوی ایں الرحمٰن مولوی فاضل پشاور میں رہتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور اپنے قرب سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ مرزا بشیر احمد ۶۲-۱۱-۱

ایڈیٹر - روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳ ر نومبر ۶۲ء

ایک غیر احمدی دوست کے ۲ سوال اور انکا جواب

ہفت روزہ "شہاب" لاہور میں شیخ عبد الرشید صاحب کراچی کا ایک مضمون "کیا قادیانی ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں" کے طویل عنوان کے تحت شائع ہوا ہے۔ یہ مضمون صاحب مضمون اور مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری کے درمیان خط و کتابت پر مشتمل ہے۔ اس میں صاحب مضمون نے شکوہ کیا ہے کہ مولوی صاحب موصوف نے ان کے پہلے خط کا جواب بھی دیر سے دیا اور بعد کے خطوط کا جواب آج تک دیا ہی نہیں ہم نے اس معاملہ کے متعلق مولوی صاحب سے گفتگو نہیں کی اور ہم صاحب مضمون کی بات کو تسلیم کر لیتے ہیں تاہم اس تمام مضمون کو پڑھنے سے ایک سمجھدار آدمی آسانی سے سمجھ سکتا ہے کہ مولوی صاحب موصوف نے جواب دینا کیوں ضروری نہیں سمجھا۔ اس بات کو سمجھنے کے لئے مولوی صاحب کا خط ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

"مکرمی شیخ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

آپ کا گرامی نامہ موصول ہوا۔ الفرقان کے خاتم النبیین نمبر میں اس سوال کا جواب بھی موجود ہے کہ نبی کے ماننے یا نہ ماننے سے کفر و اسلام کا سوال پیدا ہوتا ہے یا نہیں امتی نبی کا انکار منکر کو ایسے ہی کفر کا مرتکب قرار دے گا جس کے باوجود وہ شریعت کے اتحاد کی وجہ سے دنیوی معاملات میں ملت کا فرد شمار کیا جائے گا۔ اتمام حجت کی صورت میں بارگاہ ایزدی میں وہ بہرحال قابل مواخذہ ہوگا۔

قرآن مجید کی جن آیات کا حوالہ اس نمبر میں دیا گیا ہے ان کو غیر تشریعی نبی کے لئے مقید کرنے کے لئے آیت بھی پیش کر دی گئی ہے یعنی من یطع اللہ والرسول فاولٰئک الخ قرآن مجید کی تو ایک ہی آیت کافی ہوتی ہے باقی تفصیلات غور کرنے سے آپکو اسی رسالہ میں مل جائیں گی آپکی توجہ کرنے اور غور فرمانے کا شکریہ۔

خاکسار ابو العطاء جالندھری ۲۳/۹/۶۲

(شہاب ۲۸/۱۰/۶۲ ص۱۵)

صاحب مضمون کے سوالات آپ ہی کے الفاظ میں حسب ذیل ہیں:۔

"آخر میں ایک بار پھر اپنے سوالات دہرا دینا چاہتا ہوں تاکہ ان پر غور کرنے کی آسانی ہو۔

پہلا سوال یہ ہے کہ غیر تشریعی یا امتی نبی کا منکر مدیر الفرقان کے الفاظ کے مطابق "ملت کا فرد" شمار رہتا ہے جبکہ انوار خلافت ص۹۰ کے الفاظ اسکو ملت سے خارج قرار دے رہے ہیں۔ ان میں کونسی بات درست ہے؟

دوسرا سوال یہ ہے کہ غیر تشریعی نبوت کا سلسلہ جاریہ قرآن کی کس کس آیت سے ثابت کیا جا سکتا ہے یا وہ کونسی احادیث ہیں جو اس نظریہ کی تائید میں پیش کی جا سکتی ہیں؟"

(شہاب ۲۸/۱۰/۶۲ ص۱۶)

اگر صاحب مضمون غور کرتے تو ان کے دونوں سوالوں کا جواب مولوی صاحب نے اپنے خط میں دے دیا ہے۔ ایسی صورت میں مزید خط و کتابت کی حقیقتاً کوئی ضرورت پیدا نہیں ہوتی تھی۔ آیہ

ومن یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصٰلحین وحسن اولٰئک رفیقا۔

(سورہ النساء ع ۹)

میں غیر تشریعی نبیوں کے اجراء کا ہی ذکر ہے کیونکہ یہ نبوت سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت سے ملتی ہے اور آپکی اطاعت کے معنی یہی ہیں کہ آپکی آوردہ شریعت پر آپکی متابعت میں عمل کیا جائے اسلئے آپکی اطاعت کی وجہ سے جو نبوت ملتی ہے وہ لازماً غیر تشریعی ہے۔ کیونکہ ایسی نبوت آپ ہی کی تبلیغ و اشاعت کے لئے ملتی ہے۔ نئی شریعت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اسی لئے مولوی ابو العطاء صاحب نے اپنے مکتوب میں لکھا کہ

"قرآن مجید کی جن آیات کا حوالہ اس نمبر میں دیا گیا ہے ان کو غیر تشریعی نبی کیلئے مقید کرنے کے لئے آیت بھی پیش کر دی گئی ہے۔ من یطع اللہ والرسول فاولٰئک الخ"

ہمیں امید ہے کہ ہمارے اوپر کے الفاظ کے پیش نظر شیخ صاحب اس جواب سے اب ضرور مطمئن ہو جائیں گے جیسا کہ مولوی ابو العطاء صاحب نے اپنے خط میں رقم کیا ہے کہ

"قرآن مجید کی تو ایک ہی آیت کافی ہوتی ہے"

اگر آپ اس آیہ کے وہ معنی تسلیم کر لیں جو ہم احمدی کرتے ہیں کہ اب نبوت کے لئے اطاعت خدا و رسول لازمی ہے اور صرف آنحضرت صلعم کے امتی ہی کو نبوت مل سکتی ہے۔ تو آپکو یہ بھی ماننا پڑے گا کہ ایسے نبی وہی ہو سکتے ہیں جو غیر تشریعی ہوں اسلئے مولوی ابو العطاء صاحب کا جواب درست ہے اور سائل کا اسکے متعلق مزید وضاحت طلب کرنا غیر ضروری تھا۔

باقی رہا دوسرا سوال جو کفر و اسلام سے تعلق رکھتا ہے تو اگر آپ مودودی صاحب کی جماعت اسلامی سے تعلق رکھتے ہیں تو آپ کے منہ سے یہ سوال قطعاً زیب نہیں دیتا۔ اگر آپ نے مودودی صاحب کے لٹریچر کا مطالعہ کیا ہے تو آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ان کے نزدیک نسلی مسلمان ہونا کوئی وقعت نہیں رکھتا یہی وجہ ہے کہ خود مودودی صاحب نے از سر نو کلمہ شریف پڑھ کر اپنا نئے سرے سے مسلمان ہونے کا اقرار کھلی مجلس میں کیا تھا۔ اس کے باوجود مودودی صاحب ان نسلی مسلمانوں کو جو ان کی طرح دوبارہ کلمہ پڑھ کر از سر نو مسلمان نہیں بنتے امت محمدیہ سے خارج نہیں کر سکتے حالانکہ ان کے نزدیک یہ سواد اعظم قطعاً مسلمان نہیں کہلا سکتا۔ اگر آپ نے مودودی صاحب کے لٹریچر کا مطالعہ پہلے نہیں کیا تو اب کر لیں خاص کر ان کی تصنیف سیاسی کشمکش کا تیسرا حصہ ملاحظہ فرمائیں۔ یہاں صرف ایک حوالہ بطور نمونہ درج کیا جاتا ہے:۔

"تشریح:۔ اس جماعت میں کوئی شخص محض اس مفروضہ پر شامل نہیں کر لیا جائے گا کہ جب وہ مسلمان گھر میں پیدا ہوا ہے اور اس کا نام مسلمانوں کا سا ہے تو ضرور مسلمان ہوگا اسی طرح کوئی شخص کلمہ طیبہ کے الفاظ کو بے سمجھے بوجھے محض زبان سے ادا کر کے بھی اس جماعت میں نہیں آ سکتا۔ اس دائرے میں آنے کے لئے شرط لازم یہ ہے کہ آدمی کو کلمہ طیبہ کے معنی و مفہوم کا علم ہو۔ وہ جانتا ہو کہ اس کلمہ میں نفی کس چیز کی ہے اور اثبات کس چیز کا، اور اس نفی و اثبات کی شہادت دینے سے اس پر کیا ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں اور یہ شہادت اس کے طرز خیال اور طرز زندگی میں کس قسم کے تغیر کا تقاضا کرتی ہے۔ یہ سب کچھ جاننے اور سمجھنے کے بعد جو شخص اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمداً رسول اللہ کہنے کی جرأت کرے صرف وہی اس جماعت میں داخل ہو سکتا ہے خواہ وہ نسلاً غیر مسلم ہو اور ابتداءً یہ شہادت ادا کرے یا پیدائشی مسلمان ہو اور اب پورے فہم و شعور کے ساتھ اپنے سابق ایمان کی تجدید کرے"۔

(سیاسی کشمکش حصہ سوم ص۱۷۸)

بعینہٖ یہی بات ہے جو دوسرے پیرائے میں انوار خلافت کے ص۹۰ پر کہی گئی ہے جس کا حوالہ آپ نے دیا ہے کہ

"ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں"

اسی بات کو مودودی صاحب کے طرز کلام میں یوں کہہ لیجئے کہ چونکہ غیر احمدیوں نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا آپ کے خلفاء کے سامنے از سر نو کلمہ پڑھ کر دوبارہ مسلمان ہونے کا اقرار نہیں کیا وہ ویسے ہی ہیں جیسا کہ مودودی صاحب ان کو سمجھتے ہیں۔ یعنی وہ مسلمان نہیں لیکن ہمارے نزدیک بھی وہ امت محمدیہ سے خارج نہیں ہیں یعنی جب تک نسلی مسلمان اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انکار نہیں کرتے خواہ وہ صرف نسلی طور پر ہی ایسا کریں ان کو امت محمدیہ میں شمار کیا جائے گا اور ان کے سیاسی اور معاشرتی حقوق وہی ہوں گے جو پکے مسلمانوں کے ہیں البتہ دینی معاملات مثلاً نماز وغیرہ کی ادائیگی میں ایسے لوگوں کی اقتدا نہیں کی جائے گی۔ یہی بات ہے جو مولوی ابو العطاء صاحب نے اپنے مکتوب میں واضح کی ہے کہ

"الفرقان کے خاتم النبیین نمبر میں اس سوال کا جواب بھی موجود ہے کہ نبی کے ماننے یا نہ ماننے سے کفر و اسلام کا سوال پیدا ہوتا ہے یا نہیں امتی نبی کا انکار منکر کو ایسے ہی کفر کا مرتکب قرار دے گا جس کے باوجود وہ شریعت کے اتحاد کی وجہ سے دنیوی معاملات میں ملت کا فرد شمار کیا جائیگا۔ اتمام حجت کی صورت میں بارگاہ ایزدی میں وہ بہرحال قابل مواخذہ ہوگا"

(شہاب ۲۸/۱۰/۶۲ ص۱۵)

آپ کو صرف لفظ "نبی" سے دھوکہ لگتا ہے اگر آپ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کا وہ مفہوم لیں جو احمدی لیتے ہیں تو آپکی وقت دور ہو جاتی ہے۔ یعنی آپ غیر تشریعی امتی نبی ہیں۔ آپ کو اطاعت کی وجہ سے نبوت اسلئے ملی ہے کہ آپ شریعت محمدیہ کی از سر نو اشاعت کریں۔ ایسی نبوت کا منکر امت محمدیہ سے باہر نہیں ہو جاتا البتہ اسکی حیثیت بقول مودودی صاحب نسلی مسلمان کی قائم رہتی ہے۔ مگر ایک سچا مسلمان جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لا کر از سر نو کلمہ پڑھتا ہے اور نئے سرے سے مسلمان ہوتا ہے اسکے اسلام اور نسلی مسلمان کے اسلام میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ مسیح موعود علیہ السلام کا الہامی شعر ہے ؎

چوں دور خسروی آغاز کردند
مسلماں را مسلماں باز کردند

(باقی صفحہ ۷ پر)

تھائی لینڈ کے بادشاہ اور ملکہ کو تبلیغِ اسلام

جماعت احمدیہ کی طرف سے قرآن کریم انگریزی اور دیگر اسلامی لٹریچر کی پیشکش

خوش آمدید ایڈریس میں گوتم بدھ کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشگوئیوں کا تفصیلی ذکر

از مکرم الحاج مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری انچارج احمدیہ مشن سنگاپور بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

قبولیتِ دعا کا نشان

آج بھی خدا کے فضل سے دنیا میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ایسے غلام و شیدائی موجود ہیں جنہیں اسلام کی سچائی کے اظہار کے لئے خاص تائیدات سماویہ حاصل ہیں اور جو خارقِ عادت قرب الٰہی اور برکات کے حامل ہیں۔ اور اگر اے واجب الاحترام بادشاہ! اس بارے میں آپ تجربۃً یا اپنی تسلی کے لئے قبولیت دعا یا کسی اور نوع کا نشان دیکھنے کے خواہشمند ہوں تو ہماری جماعت اس خدمت کے لئے بھی ہر وقت حاضر ہے۔

اسلام کی عالمگیر اور جامع مانع تعلیم

(۴) آگے حضرت بدھ فرماتے ہیں:

"وہ خالص حقیقی اور مکمل مذہبی زندگی گزارنے کی تلقین کرے گا۔ اور ہزاروں مہاتماؤں اور ولیوں پر مشتمل ایک مخلص جماعت قائم کرے گا اور ہزاروں مخلصوں کی عالمگیر برادری کا لیڈر ہو گا جس طرح کہ میں اس وقت سینکڑوں کی برادری کا لیڈر ہوں۔"

عالیجاہ! قرآن کریم کے مطالعہ سے آپ کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے سامنے ایک نہایت مکمل اور جامع مانع ضابطہ حیات پیش کیا ہے۔ جس میں ہر قسم کی ایسی ضروری تعلیمات؛ تعزیرات اور قوانین موجود ہیں جو قومی اور انفرادی زندگی کے لئے لابدی ہیں۔ اور اس میں انسانی زندگی اور معاشرہ کے کسی پہلو کو بھی نظر انداز نہیں کیا گیا۔ انسان کی پیدائش کے قبل سے لے کر موت کے بعد تک ہر مرحلہ ہر پہلو اور ہر قدم پر اسلام اس کی تربیت و راہنمائی کرتا اور پُر حکمت لائحہ عمل پیش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ما فرّطنا فی الکتاب من شیءٍ.

کہ یہ کتاب قرآن کریم ایک مکمل لائحہ عمل اور مکمل (Code) ہے۔ جس میں بنیادی طور پر کسی انسانی ضرورت یا راہنمائی کی کمی نہیں ہے۔ اور یہ خوبی سوائے اسلام کے اور کسی مذہب میں نہیں پائی جاتی۔ اگر صرف روحانی پہلو پر ہی نظر کی جائے۔ تو بھی اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جس نے دن کے ہر حصہ میں بلکہ رات کے بعض حصوں میں بھی اللہ تعالے کے آگے حضوری اور عبادت فرض قرار دی ہوئی ہے۔ گویا ایک مومن کا دن اور رات اس کی نماز اور قربانیاں اس کا کھانا پینا سونا جاگنا اٹھنا بیٹھنا مرنا اور جینا رب خدا ہی کی خوشنودی کے لئے ہوتا ہے۔ اور اس کی زندگی دست با کار دل بایار کا مکمل نمونہ ہوتی ہے

مہاتماؤں اور ولیوں کی جماعت

اسی طرح حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنی روحانی قوت اور فیوض و برکات اور تاثیرات سے اپنے صحابہ کرام کی ایک ایسی مخلص جماعت قائم کی جن کی مقدس اور پاک زندگیاں اور روحانی ترقیات اور کارنامے ان کے اولیاء اللہ اور مہاتما ہونے پر شاہد ناطق ہیں۔ بائیبل میں بھی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ان صحابہ کی یہی تعریف اور کم و بیش یہی تعداد لکھی ہے۔ پھر خود حضور نے بھی فرمایا ہے۔ کہ میرے صحابہ روحانی اور دنیوی دونوں لحاظ سے آسمان کے درخشندہ ستاروں کی طرح ہیں۔ ان میں سے جس کی راہنمائی بھی تمہیں میسر آ جائے۔ وہ تمہیں صراط مستقیم پر ڈال دے گی۔

صحابہ کرام کی وفاداری

بائبل میں لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام دونوں کے ساتھی اور صحابہ مشکل اوقات میں ان کا ساتھ دینے اور ان کی مدد وغیرہ کرنے سے انکار کر کے بھاگ گئے تھے مگر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ان مقدس پیارے اور وفادار صحابہ نے عمر بھر ہر مشکل سے مشکل وقت میں حضور کا ساتھ دیا۔ اور حضور کی خاطر اپنی جانیں قربان کر ڈالیں اور اخلاص و ایثار و قربانی اور وفا شعاری اور ثابت قدمی کا وہ شاندار عملی نمونہ پیش کیا جس کی مثال کسی دنیوی یا دینی راہنما کے پیرؤوں میں نہیں ملتی۔ پس یہ حضور صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تربیت و راہنمائی اور لیڈر شپ کا ہی اثر تھا کہ صحرائے عرب کے وحشی اور بدو کہلانے والے باشندے چند سالوں میں نہ صرف با اخلاق اور باخدا اور فرشتہ خصلت انسان اور اولیاء اللہ بن گئے۔ بلکہ دنیا کی سب سے اعلےٰ و برتر قوم اور فاتحین مشرق و مغرب کہلانے لگے۔

صلح کا پیغامبر

(۵) آگے لکھا ہے:

"وہ سارے عالم کے لئے سراسر رحمت اور صلح و امن کا پیغامبر اور دوسروں کے درمیان صلح کرانے والا ہو گا۔ غیر مخل نیند سوئے گا اور غیر معمولی عقل و ذہانت اور علم و حکمت اور گہرے سوچ و خیال کا مالک ہو گا نیز توہمات اور جھوٹی خوابوں سے مبرا ہو گا۔"

عالی جاہ! آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یقیناً تمام اقوام عالم کے لئے صلح کے پیغامبر تھے۔ آپ کے تو مذہب اسلام کے تو معنے ہی امن و صلح کے ہیں اور اگر اسلام کے پیش کردہ اصولوں پر صحیح طور پر عمل کیا جائے۔ تو دنیا کی ہر قوم امن و سکون کی زندگی بسر کرنے لگ جائے اور ان عالمگیر لڑائیوں اور آئے دن کے سیاسی جھگڑوں کا خاتمہ ہو جائے۔ حضور صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

قل ...... بذالک

امرتُ وانا اول المسلمین

کہ اے محمد! تو انہیں کہہ دے کہ میری عبادت وغیرہ تو رب خدا کے لئے ہے۔ اور میں خود سب سے پہلا فرمانبردار اور امن پسند اور صلح کرانے والا ہوں

تاریخ شاہد ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے کئی صدیوں کے دشمن قبائل جو آپس میں ہمیشہ لڑتے رہتے تھے کے درمیان ایسی مستقل صلح کرائی کہ وہ ماضی کو بھول کر ہمیشہ کے لئے آپس میں امن محبت و صلح سے رہنے لگ گئے اور ایک دوسرے سے حقیقی بھائیوں کا سا سلوک کرنے لگے۔

اصلاح بین الناس پر اسلام نے اس قدر زور دیا ہے کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے علاوہ حضور کے پیرو مومنوں کی بھی قرآن کریم میں یہ نشانی بتائی گئی ہے کہ وہ نہ صرف خود امن پسند ہوتے ہیں۔ بلکہ دوسروں کے درمیان صلح کرانے کا بھی موجب بنتے ہیں۔

رات کو سوتے وقت حضور صلے اللہ علیہ وسلم یہ دعا کر کے سوتے تھے کہ اے خدا میں تیرے نام کے ساتھ زندہ رہتا ہوں اور مرتا ہوں یعنی سوتے اور جاگتے مجھے تیری ہی یاد اور تجھی پر توکل رہتا ہے اسی طرح اپنی نیند کی کیفیت بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ صرف میری آنکھیں سوتی ہیں مگر دل اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہتا ہے۔ پس ظاہر ہے کہ جس شخص کا سونا اور جاگنا سب خدا ہی کے لئے ہو اور جس کا دل ہمیشہ خدا تعالیٰ سے تعلق اور اس کے ذکر میں مگھن ہو اور جسے ہر دم خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کی مدد و نصرت اور حفاظت کی بشارتیں ملتی رہتی ہوں اس سے بڑھ کر غیر مخل اور پرسکون نیند سونے والا دنیا میں اور کوئی نہیں ہو سکتا اور نہ وہ توہمات یا جھوٹی خوابوں اور اضغاثِ احلام کا وہ شکار ہو سکتا ہے اور پھر خدا کے انبیاء تو اضغاثِ احلام اور توہمات اور جھوٹی خوابوں سے ویسے بھی پاک ہوتے ہیں اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی سوانح سے تو ظاہر ہوتا ہے کہ حضور کو نبوت سے بہت پہلے بچپن سے ہی پاک اور روز روشن کی طرح سچی خوابیں اور رویا وغیرہ ہوا کرتی تھیں

اے بادشاہ! حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا غیر معمولی عقل اور علم و حکمت اور گہرے سوچ و خیال کا مالک ہونا اور اعلےٰ تدابیر اختیار کرنا بھی آپ کے حالاتِ زندگی سے بالکل واضح ہے بلکہ اس حقیقت کا آپ کے دشمنوں نے بھی اقرار کیا ہے۔ اس دنیا کی پیدائش اور عجائباتِ قدرت پر نہ صرف آپ خود ہی ہمیشہ غور فرمایا کرتے تھے بلکہ قرآن کریم میں یہ آپ کے سچے متبعین اور مومنوں کی علامت بتائی گئی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ دنیا اور زمین و آسمان میں موجودہ اشیاء پر غور و تدبر کے عادی ہوتے ہیں اور اللہ تعالےٰ کی قدرتوں، طاقتوں اور عظمتوں کا اعتراف کر کے اس کی حمد کے گیت گانے میں مصروف رہتے ہیں۔ (باقی)

درخواست دعا

مکرم ڈاکٹر اختر احمد صاحب کے والد ماجد محترم شیخ منظور علی صاحب دل کے عارضہ کے باعث عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں ان دنوں کچھ زیادہ تکلیف ہے

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام

محترم سیّد داؤد احمد صاحب کے اعزاز میں ایک الوداعی دعوت

ربوہ ۳۰؍ اکتوبر کو مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے محترم سید داؤد احمد صاحب کے اعزاز میں ان کے صدر مجلس خدام الاحمدیہ کے عہدہ جلیلہ سے سبکدوش ہونے کے موقع پر دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے احاطہ میں ایک عشائیہ کا اہتمام کیا جس میں متعدد بزرگان سلسلہ و صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شمولیت فرمائی۔ اس تقریب میں مجلس کے نئے صدر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کے علاوہ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب محترم صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس۔ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب محترم ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب، حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب اور محترم مولوی قمر الدین صاحب بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔

اس موقع پر تلاوت قرآن مجید کے بعد محترم عبدالرشید صاحب سماٹری نے کی محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے مجلس مرکزیہ کی طرف سے جناب سید داؤد احمد صاحب کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا جس میں محترم میر صاحب کی ان اہم خدمات کا اعتراف کیا گیا تھا جو آپ نے اپنے عہد صدارت میں سرانجام دیں اور جن کی وجہ سے مجلس نے کئی جہات سے نمایاں ترقی کی۔

محترم میر صاحب نے ایڈریس کے جواب میں مختصر تقریر کرتے ہوئے فرمایا میں مجلس مرکزیہ کے توسط سے اپنے تمام خدام بھائیوں کا ممنون ہوں جنہوں نے یہ تقریب منعقد کر کے میرا اعزاز فرمایا۔ میرے عہد صدارت میں جو کام ہوا یا ترقی ہوئی وہ محض اللہ کا فضل و احسان ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ اس عہدہ کی وجہ سے ذمہ داری کا جو احساس اور کام کا جو بوجھ میرے کندھوں پر تھا اسے دیکھتے ہوئے کئی دفعہ میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ میں حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں معذرت کا اظہار کر کے اس کام سے فراغت حاصل کرنے کی درخواست کردوں۔ لیکن ایک چیز ایسی تھی جو ہمیشہ مجھے ایسا کرنے سے روکتی رہی اور وہ یہ جذبہ اور خیال تھا کہ میں واقف زندگی ہوں۔ میری زندگی کا ہر لمحہ دین کی خدمت کے لئے وقف ہے اس لئے یہ میرا کام نہیں ہے کہ میں کسی خدمت سے انکار کروں میرا کام اور میرا فرض یہی ہے کہ جس خدمت پر بھی مجھے لگایا جائے اسے حتی المقدور محنت اور کوشش سے اپنی بساط کے مطابق کرتا چلا جاؤں۔ آپ نے فرمایا میرے نزدیک ایک واقف زندگی کا یہ فرض ہے کہ وہ کبھی کسی خدمت سے انکار نہ کرے مشکلات خواہ کتنی ہوں۔ کام کا خواہ کتنا ہی بوجھ ہو وہ کبھی انکار نہ کرے نہ حضور کے سامنے اور نہ حضور کے مقرر کردہ کسی اور افسر کے سامنے اور ہر وقت یہی سمجھے کہ میرے سپرد جو کام ہے اسے بہرحال میں نے ہی کرنا ہے۔

آخر میں آپ نے پھر مجلس مرکزیہ کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا میں یقین رکھتا ہوں کہ خدام الاحمدیہ کی تحریک آئندہ انشاء اللہ بہت ترقی کرے گی۔ اس کے آثار ایک حد تک ظاہر بھی ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح معنوں میں دین کی خدمت کرنے کی توفیق دے آمین

یہ تقریب اجتماعی دعا پر اختتام پذیر ہوئی جو اس تقریب کے صدر حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے کرائی۔

نقد و نظر

تحریری مناظرہ

یہ خوبصورت کتاب درسی کتابی سائز کے تقریباً ۱۶۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ جو مکرم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر ربوہ سے شائع کی ہے۔ اس میں عیسائی مناظر پادری عبدالحق صاحب اور مولانا ابو العطاء صاحب کے مابین جو خط و کتابت عیسائیت کے بنیادی عقیدہ الوہیت مسیح پر مباحثہ کے طور پر ہوئی ہے وہ درج کی گئی ہے اس خط و کتابت میں سب سے پہلی بات جو مطالعہ کنندہ کو کھٹکتی ہے وہ پادری صاحب کا سوقیانہ انداز گفتگو ہے پادری صاحب خود تو ہر قسم کے بیجا الفاظ استعمال کرنے کو اپنا حق سمجھتے ہیں۔ لیکن جب جواب میں نہایت نرم الفاظ میں آپ کو اہل علم کی طرف توجہ دلائی گئی تو آپ ناراض ہو بیٹھے اور مناظرہ ہی ختم کر دیا۔ جہاں تک علم کا تعلق ہے پادری صاحب فرسودہ مجہول منطقی اصطلاحات اس کثرت سے استعمال کرتے ہیں کہ پڑھنے والے کچھ ۴

۴ پتے نہیں پڑتا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پادری صاحب نفس مسئلہ کی بجائے اپنے کتابی علم کے اظہار پر تلے ہوئے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں مولانا کا انداز بیان نہایت سلیس قابل فہم ہے۔ پادری صاحب کی تحریروں سے ہم نفس مضمون کے متعلق جو کچھ سمجھے ہیں وہ شاید یہ ہے کہ آپ یسوع کی الوہیت کی بنا صرف خدا کا بیٹا ہونے پر نہیں بلکہ اکلوتا بیٹا ہونے پر رکھتے ہیں حالانکہ اناجیل سے ثابت نہیں ہو سکتا کہ یسوع نے کبھی اپنے آپ کو خدا کا اکلوتا بیٹا کہا ہو۔ نہ بائیبل کے کسی دیگر حوالے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنا اکلوتا بیٹا کہا ہو۔ اس طرح کتاب ہذا ہر احمدی اور غیر احمدی مسلمان کے لئے عیسائیوں کے مقابلہ میں ایک نہایت مؤثر دستاویز ہے۔ ایک روپیہ آٹھ آنہ فی جلد کے حساب سے مرتب ناشر اور ربوہ کے کتب فروشوں سے مل سکتی ہے۔

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

مودودی صاحب کے الفاظ میں مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں جو شخص شامل ہوتا ہے وہ

"عقیدہ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کو اس کے پورے مفہوم کے ساتھ سمجھ کر شہادت دیتا ہے کہ یہی اس کا عقیدہ ہے۔"

ہم نے کبھی کسی مسلمان کو جو کلمہ لا الٰہ الا اللّٰہ پر ایمان رکھتا ہے اس معنی میں کافر نہیں کہا کہ وہ امت محمدیہ سے خارج ہو گیا ہے ایسا کافر صرف وہی شخص ہو سکتا ہے جو اللہ اور رسول سے انکار کر دے۔ البتہ وہ شخص جو محض نسلی مسلمان ہے اور اسلام پر عمل نہیں کرتا اس کو خارج از اسلام کہا جا سکتا ہے۔ خارج از امت محمدیہ نہیں کہا جا سکتا۔ یعنی اس کو اسلام کے سیاسی اور معاشرتی حقوق سے محروم نہیں کیا جا سکتا یہی وجہ ہے کہ ہم نے ہمیشہ مسلمانوں کو مسلمان کہہ کر ہی خطاب کیا ہے کیونکہ یہ خطاب نسلی مسلمانوں کے ساتھ وابستہ ہو چکا ہے اور وہ اس معنی میں کافر نہیں ہیں کہ انہوں نے خدا و رسول کا انکار کر دیا ہے بلکہ باوجود وہ اسلام کے اصولوں کو چھوڑ بیٹھے ہیں زبان سے اپنے آپ کو مسلمان ہی کہتے ہیں۔

ہم نے شیخ صاحب کے دونوں سوالوں کی وضاحت کر دی ہے اور دیانتداری کا تقاضا ہے کہ شیخ صاحب آئندہ جو کہنا چاہیں وہ اس وضاحت کو پیش نظر رکھ کر کہیں۔ شیخ عبدالرشید صاحب آف کراچی نے اپنے اس مضمون میں بعض دیگر فروعی باتوں پر بھی قلم اٹھایا ہے مثلاً انہوں نے "رسول" اور "نبی" میں خود ساختہ یہ فرق بیان کیا ہے کہ رسول وہ ہوتا ہے جو شریعت لائے۔ حالانکہ قرآن کریم میں کوئی ایسی تفریق نہیں ہے۔ رسول اور نبی دراصل ایک ہی چیز کے دو پہلو ہیں بحیثیت اسکے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغام لاتا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑا ہوتا ہے رسول کہلاتا ہے اور بحیثیت اسکے کہ وہ غیب کی خبریں اللہ تعالیٰ سے سن کر لوگوں کو پہنچاتا ہے وہ نبی ہوتا ہے اس طرح ہر رسول نبی بھی اور ہر نبی رسول بھی ہوتا ہے۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی طرف اللہ تعالیٰ کے رسول بھی تھے اور نبی بھی تھے۔ رسول کے معنی فرستادہ حق اور نبی کے معنی مخبر حق کے ہیں۔ کوئی نبی ایسا نہیں ہوا جو رسول نہیں تھا اور کوئی رسول ایسا نہیں ہوا جو نبی نہیں تھا۔ لہٰذا رسول اور نبی ایک ہی شخصیت ہوتے ہیں۔ تشریعی اور غیر تشریعی کا جہاں کوئی امتیاز نہیں لہٰذا شیخ صاحب کا یہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ

"من یطع اللّٰہ والرسول الخ۔ کا مفہوم اگر آپ کے نقطۂ نظر سے بھی لیا جائے تو اس سے "رسالت" ہی ثابت ہوگی لیکن "رسالت" لازماً تشریعی بھی ہوتی ہے۔ اور غیر تشریعی نبی پر لفظ "رسول" کا اطلاق ہی نہیں ہوتا یہ ایک عجیب بات ہے کہ غیر تشریعی نبوت کو ثابت کرنے کے لئے ایسے لفظ (رسول) کا سہارا لیا جا رہا ہے جو صرف صاحب شریعت کے لئے "خاص" ہے۔"

(شہاب ۲۸ ۱/۲۲ صفحہ ۱۶)

شیخ صاحب کا اپنے خط میں یہ لکھنا کہ

"نیز یہ بھی سوال پیدا ہوتا ہے کہ آپ حضرات کی تشریح کے مطابق اگر "خاتم النبیین" کے الفاظ "تشریعی و غیر تشریعی" دونوں سلسلہ نبوت کو ختم کرنے کے لئے نہیں ہیں تو من یطع اللّٰہ والرسول الخ۔ کے قرآنی الفاظ کو بنیاد بنا کر اگر کوئی تشریعی نبوت کا دعویٰ کر بیٹھے تو ایسے مدعی کو قرآن کی کس آیت سے آپ جھٹلا سکتے ہیں کیونکہ قرآن کے یہ الفاظ "من یطع اللّٰہ والرسول" الخ تشریعی نبی کی آمد کی بنیاد بن سکتے ہیں اور ایسی گنجائش نکلنے کے خلاف آپ قرآن و حدیث سے کوئی حوالہ نہیں دے سکتے۔ اگر ایسا نہیں ہے تو میری اس الجھن کو دور کر کے مشکور فرمائیں عنایت ہوگی۔" (ایضاً)

ہماری اوپر کی تشریحات کی موجودگی میں کوئی وقعت نہیں رکھتا۔ کیونکہ رسول اور نبی میں تشریعی اور غیر تشریعی کے امتیاز کا مفروضہ ہی غلط ہے۔

انصار اللہ کے آٹھویں سالانہ اجتماع کی مختصر روئیداد

دوسرا اجلاس منعقدہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۶۲ء

مغرب و عشاء کی باجماعت نمازیں (جو جمع کر کے ادا کی گئیں) اور کھانے سے فارغ ہونے کے بعد مورخہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۶۲ء کو اجتماع کا دوسرا اجلاس ۸ بجے شب کے قریب محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی زیر صدارت شروع ہوا۔ آغاز کار مکرم حافظ شفیق احمد صاحب نے قرآن مجید کے ایک رکوع کی تلاوت کی۔ ازاں بعد مکرم محمد احمد صاحب انور حیدرآبادی نے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی ایک نظم بعنوان "میدان حشر کے تصور میں" خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

بعدہ حضرت قائدین مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے اپنے اپنے شعبہ کی سالانہ رپورٹ پیش کی جس میں انھوں نے اس امر پر روشنی ڈالی کہ سال رواں کے دوران مختلف شعبہ جات میں کام کی کیا رفتار رہی اور اس کے کیا نتائج برآمد ہوئے۔ اس موقع پر مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد قائد عمومی۔ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب قائد مال، مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب قائد اصلاح و ارشاد، مکرم حبیب اللہ خان صاحب قائد تعلیم، مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس قائد تربیت، مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی قائد اشاعت، مکرم ملک محمد شفیق صاحب نائب قائد ایثار اور مکرم محمد ابراہیم صاحب ناصر قائد تجنید نے اپنے اپنے شعبہ جات کی رپورٹیں پڑھ کر سنائیں۔

بعد ازاں مجلس شوریٰ کا اجلاس منعقد ہوا۔ کارروائی شروع کرنے سے قبل محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے اس امر پر معذرت کا اظہار کیا کہ شام کے وقت کھانے کا انتظام ناقص رہا اور احباب کو اس بناء پر تکلیف اٹھانی پڑی۔ آپ نے فرمایا کہ منتظمین نے اس کا ذمہ دار بجلی فیل ہو جانے کو ٹھہرایا ہے۔ یہ درست ہے کہ سرِ شام ہی بجلی فیل ہو جانے سے دقت ضرور ہوئی ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ اگر بجلی والے دن اور رات اپنی "کارکردگی" کا ثبوت دیتے رہیں (کیونکہ دن اور رات وقت اور بے وقت ربوہ میں بجلی بند ہوتی رہتی ہے) تو وہ اپنے انتظام کو درست نہ رکھ سکیں۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ حکومت کے وہ نمائندے جو یہاں موجود ہیں اپنی رپورٹ میں اس امر کا بھی ضرور ذکر کریں گے کہ بجلی کے محکمہ کی نااہلیت کی وجہ سے ربوہ میں بیرونجات سے آئے ہوئے مخلص اور پرامن شہریوں کو بہت تکلیف پہنچی ہے۔ (یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس وقت تک دو گھنٹے سے زائد عرصہ گذرنے کے باوجود بجلی کی رَو بحال نہیں ہوئی تھی)

اس کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کرائی اور اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا کے ساتھ مجلس شوریٰ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ جس میں قیادت عمومی سے تعلق رکھنے والی ایجنڈے کی پہلی پانچ تجاویز زیر غور آئیں۔ ان تجاویز کے متعلق نمائندگان شوریٰ میں سے مکرم خواجہ محمد شریف صاحب لاہور۔ مکرم سیٹھی خلیل الرحمٰن صاحب جہلم، مکرم خان شمس الدین خان صاحب پشاور۔ مکرم مرزا عبدالحق صاحب سرگودھا، مکرم ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب اتالیق، مکرم غلام جیلانی صاحب لائل پور، مکرم علی محمد صاحب گکھانوالی، مکرم عبداللطیف صاحب مردان، مکرم چوہدری انور حسین صاحب شیخوپورہ اور بعض دوسرے احباب نے مناسب مشورے پیش کئے۔ کافی غور و فکر کے بعد حسب ذیل تجاویز پاس ہوئیں:۔

۱۔ ماہنامہ "انصار اللہ" کا سالانہ چندہ آئندہ چھ روپے سالانہ مقرر کر دیا جائے

۲۔ دستور اساسی میں شوریٰ ۱۹۶۱ء کی پاس کردہ ترمیم نمبر ۱۳ متعلق قاعدہ نمبر ۱۱ میں "مجالس ماتحت کو" کے الفاظ کے بعد "اراکین" کے لفظ کا اضافہ کیا جائے

۳۔ انصار اللہ میں یہ روح قائم کی جائے کہ وہ اپنی زندگی کے کسی حصہ میں بھی اپنے آپ کو بیکار اور معطل نہ سمجھیں انہیں طبابت یا ہومیوپیتھی سیکھنی چاہیئے تاکہ ریٹائر ہو کر بھی وہ اپنے اوقات کو مصروف رکھ سکیں۔ جماعت میں رشتہ ناطہ کی مشکلات حل کرنے کے لئے مجالس انصار اللہ خاص اہتمام کریں۔ ان میں مؤخر الذکر دو تجاویز مجلس انصار اللہ لاہور کی طرف سے پیش کی گئی تھیں ان تجاویز پر بحث کے دوران محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے یہ وضاحت فرما دی تھی کہ ان میں سے بعض تجاویز انصار اللہ کے فرائض سے متعلق عمومی تحریک کی شکل میں پیش کی گئی ہیں ہرچند کہ ان میں کسی معین طریق کار کا ذکر نہیں ہے تاہم انہیں اس لئے ایجنڈے میں شامل کر لیا گیا ہے تاکہ عمومی بحث کے دوران مختلف پہلو اور نقطہ ہائے نظر سامنے آنے سے انصار اللہ کو اپنے فرائض کا حقہ احساس ہو سکے اور وہ مناسب تدابیر اختیار کر کے زیادہ مستعدی کے ساتھ ان فرائض کو بجا لا سکیں۔

مذکورہ بالا تجاویز پاس ہونے کے بعد مجلس شوریٰ کا پہلا اجلاس ساڑھے نو بجے شب کے قریب اختتام پذیر ہوا۔ بعدہٗ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے قرآن مجید کا درس دیا۔ آپ نے سورہ فرقان کے آخری رکوع کی بعض آیات تلاوت کر کے اس امر پر روشنی ڈالی کہ اللہ تعالیٰ نے عباد الرحمٰن کی کیا علامات بیان فرمائی ہیں اس ضمن میں آپ نے لغو باتوں سے اعراض پر خاص زور دیا۔ اس پر معارف درس کے بعد دس بجے شب کے قریب اجتماع کا دوسرا اجلاس اختتام پذیر ہوا اور جملہ انصار اللہ اس نیت کے ساتھ اپنی قیام گاہوں میں چلے گئے کہ وہ کچھ وقت نیند پوری کرنے کے بعد تازہ دم ہو کر علی الصبح چار بجے نماز تہجد میں شریک ہونے کی سعادت حاصل کر سکیں گے۔

(باقی)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی نئی مجلس عاملہ

(از محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدر مجلس کی سفارش پر سال ۶۳-۱۹۶۲ء کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے مندرجہ ذیل عہدیداران مقرر فرمائے ہیں نئے عہدیداران نے یکم نومبر ۱۹۶۲ء سے اپنے اپنے شعبوں کا چارج لے لیا ہے۔

۱۔ نائب صدر۔ مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب
۲۔ معتمد۔ مکرم عبدالحکیم صاحب اکمل
۳۔ مہتمم خدمت خلق۔ یہ کام فی الحال خاکسار ہی کے پاس رہے گا
۴۔ مہتمم تعلیم۔ مکرم نورالحق صاحب تنویر
۵۔ مہتمم تربیت:۔ مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر
۶۔ مہتمم مال:۔ مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب
۷۔ مہتمم عمومی:۔ مکرم سید داؤد احمد صاحب
۸۔ مہتمم صحت جسمانی:۔ مکرم مرزا خورشید احمد صاحب
۹۔ مہتمم ذہانت:۔ مکرم سید کمال یوسف صاحب
۱۰۔ مہتمم صنعت و تجارت:۔ مکرم سید داؤد احمد صاحب
۱۱۔ " تحریک جدید و وقف جدید:۔ چوہدری محمد اعظم صاحب
۱۲۔ " اطفال:۔ مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر
۱۳۔ " مجالس بیرون:۔ مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری
۱۴۔ " اصلاح و ارشاد:۔ مکرم مرزا انس احمد صاحب
۱۵۔ " تجنید:۔ مکرم عبدالحکیم صاحب اکمل
۱۶۔ " اشاعت:۔ مکرم رفیق احمد صاحب ثاقب
۱۷۔ " مقامی:۔ مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب
۱۸۔ محاسب:۔ سید منیر احمد صاحب باہری

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا کی راہوں پہ چلائے اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین اور خدمت بنی نوع انسان کی توفیق عطا فرمائے

(خاکسار مرزا رفیع احمد صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

امانت تحریک جدید کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امانت فنڈ تحریک جدید کے متعلق ارشاد فرمایا ہے کہ:۔

"احباب سلسلہ اور اپنے مفاد کے مدنظر اپنا روپیہ امانت تحریک جدید میں رکھوائیں میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ تحریک جدید کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں۔"

احباب جماعت حضور کے ارشاد کے مطابق امانت تحریک جدید میں رقم جمع کرا کر ثواب دارین حاصل کریں۔ (افسر امانت تحریک جدید)

درخواست ہائے دعا

سید علی اکبر شاہ صاحب کی آنکھوں کا اپریشن ہوا ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کا اپریشن کامیاب کرے۔ (اقبال حیدر خان تنویر۔ باغی ضلع نواب شاہ)

۲۔ خاکسار کئی ماہ سے شدید کمر درد سے بیمار ہے اور اب قریباً سوا ماہ سے میو ہسپتال لاہور میں علاج کرا رہا ہے احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں (عبدالرحیم خان کا ٹھ گڑھی نائب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ حفظی لاہور)

۳۔ مکرم امیر جماعت احمدیہ گوالہ مولوی برکت علی صاحب لدھیانوی قریباً دو ماہ سے بیمار ہیں احباب ان کی کامل صحت کے لئے دعا فرمادیں (خواجہ محمد احمد غلہ منڈی جڑانوالہ)

۴۔ آج کل مجھے بہت پریشانیاں ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سے نجات بخشے (محمد یعقوب خان لاہور)

[redacted]

مسجد احمدیہ سوئٹزرلینڈ کے لئے وعدہ فرمانے والے مخلصین

ذیل میں ان مخلصین کے اسماء گرامی تحریر کئے جاتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) کی تعمیر کے لئے تین صد یا اس سے زائد روپیہ وعدہ کرنے کی توفیق بخشی ہے جزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ اللہ تعالیٰ وعدہ کنندگان کو اپنے وعدے بصورت احسن پورا کرنے کی توفیق بخشے آمین دیگر مخیر احباب بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر دائمی ثواب حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

۱۱۲ - حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی .. — ۳۰۰ روپے
۱۱۳ - نواب زادہ میاں عباس احمد خاں صاحب لاہور (آنمکرم نے اپنا وعدہ ۳۰۰ سے بڑھا کر اب ۱۲۰۰ کر دیا ہے) .. — ۱۲۰۰ ″
۱۱۴ - مکرم خواجہ حفیظ احمد صاحب لارنس پور ضلع کیمبل پور .. — ۳۰۰ ″
۱۱۵ - ″ عبداللطیف صاحب لارنس روڈ کراچی .. — ۳۰۰
۱۱۶ - ″ میاں محمد امین صاحب محلہ ڈھنگ پورہ گجرات شہر .. — ۳۰۰
۱۱۷ - ″ محمد دین صاحب اوورسیر مغل پورہ لاہور .. — ۳۰۰
۱۱۸ ″ اسمٰعیل بن عبدالرحمٰن صاحب سنگاپور .. — ۳۰۰
۱۱۹ - ″ ماسٹر عبدالحمید صاحب ″ .. — ۳۰۰
۱۲۰ - جماعت احمدیہ ظفروال ضلع سیالکوٹ بذریعہ مکرم چوہدری محمد عبداللہ صاحب باجوہ .. — ۳۰۰
۱۲۱ - مکرم محمد یٰسین صاحب لکھنوی لارنس روڈ کراچی .. — ۳۰۰
۱۲۲ - ″ چوہدری محمد خاں صاحب کاہلوں چک ۱۱۷ چھور ضلع شیخوپورہ .. — ۳۰۰
۱۲۳ ″ محمد رفیق صاحب کھوکھر نواں کلی ضلع مردان .. — ۳۰۰
۱۲۴ - محترمہ سردار بیگم صاحبہ والدہ کیپٹن رحمت علی صاحب راولپنڈی .. — ۳۰۰
۱۲۵ مکرم خلیفہ عبدالمنان صاحب لاہور ۱۰۰/- نقد .. — ۳۰۵
۱۲۶ - ″ پروفیسر حمیداللہ صاحب ظفر ایم اے تعلیم الاسلام کالج ربوہ .. — ۳۰۰
۱۲۷ ″ قاضی عبدالحمید صاحب قریشی نیلہ گنبد لاہور .. — ۳۰۰
۱۲۸ محترمہ رحمت خاتون صاحبہ زوجہ سراج دین صاحب مراد وال ضلع گجرات .. — ۳۰۵
۱۲۹ مکرم سید محمد احمد صاحب سٹاف کالج کوئٹہ .. — ۳۰۰
۱۳۰ ″ حکیم سید پیر احمد صاحب سیالکوٹ شہر منجانب مرحوم والدین .. — ۳۰۰
۱۳۱ ″ ″ فضل محمد صاحب پبی ضلع پشاور .. — ۳۰۰
۱۳۲ لجنہ اماء اللہ دارالرحمت شرقی بذریعہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ .. — ۳۰۰
۱۳۳ محترمہ شریف بیگم صاحبہ زوجہ راجہ علی محمد صاحب پنشنر افسر مال گجرات .. — ۳۰۰
۱۳۴ مکرم چوہدری نثار احمد صاحب سرگودھا شہر .. — ۳۰۰
۱۳۵ ″ شیخ نورالحق صاحب محلہ دارالبرکات ربوہ منجانب دادا صاحب مرحوم .. — ۳۰۰
۱۳۶ ″ بابو محمد اسمٰعیل صاحب معتبر دارالصدر غربی الف ربوہ .. — ۳۰۰
۱۳۷ ″ چوہدری محمد تقی صاحب ″ ″ ″ ″ .. — ۳۰۰
۱۳۸ محترمہ بیگم صاحبہ نور احمد صاحب تالپور حیدر آباد سندھ .. — ۳۰۰
۱۳۹ ″ ″ شیخ اشتیاق علی صاحب مرحوم ″ ″ .. — ۳۰۰
۱۴۰ لجنہ اماء اللہ حیدر آباد سندھ۔ .. — ۳۰۰
۱۴۱ مکرم الحاج ملک عمر علی احمد صاحب رئیس ملتان چھاؤنی .. — ۳۰۰
۱۴۲ ″ چوہدری شریف صاحب چاہ میراں روڈ لاہور .. — ۳۰۰
۱۴۳ ″ حمید نصراللہ خاں صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور .. — ۳۰۰
۱۴۴ ″ میجر بشیر احمد خاں صاحب ″ .. — ۳۰۰
۱۴۵ ڈاکٹر جلال الدین صاحب کراچی منجانب خسر مرحوم غلام حسین صاحب نمبردار .. — ۳۰۰
۱۴۶ مکرم میاں عبدالقیوم صاحب لاہور چھاؤنی معہ اہل و عیال .. — ۳۰۰
۱۴۷ ″ سردار محمد بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کراچی .. — ۳۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید)

هر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھیں۔

توسیع اشاعت الفضل کے سلسلہ میں خاص تعاون کرنے والے احباب

نظارت اصلاح وارشاد کی طرف سے گزشتہ دنوں مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی کو مختلف مقامات کے دورہ کے لئے توسیع اشاعت الفضل کے سلسلہ میں بھجوایا گیا تھا مکرم خواجہ صاحب موصوف کے ذریعہ بہت سے احباب نے اپنے نام روزنامہ الفضل اور خطبہ نمبر جاری کرایا ہے جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

نمائندہ الفضل سے جہاں دیگر بہت سے احباب نے تعاون کیا ہے وہاں ذیل کے اصحاب نے خاص طور پر تعاون فرما کر سلسلہ حقہ احمدیہ سے اپنے اخلاص کا عملی ثبوت بہم پہنچایا ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے سب احباب کو اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازے اور آئندہ بھی انہیں اسلام اور احمدیت کی خدمت کی توفیق دیتا چلا جائے آمین۔

۱ - مکرم شیخ محمود احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ بہاول نگر۔
۲ - ″ چوہدری علم الدین صاحب کلیشن ایجنٹ ہارون آباد
۳ - ″ مولوی محمد عقیل صاحب معلم وقف جدید بہاولپور
۴ - ″ مولوی محمد اشرف صاحب ناصر مربی سلسلہ احمدیہ
۵ - ″ قریشی عبدالرحمٰن صاحب ناظم اعلیٰ مجلس انصاراللہ سکھر
۶ - ″ مکرم ارشاد احمد صاحب شکیب جیکب آباد
۷ - ″ شیخ عبدالرشید صاحب شرما شکارپور
۸ - ″ چوہدری فضل احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ رحیم یار خاں۔
۹ - ″ رشید احمد صاحب ہیڈ کنڈ بارو۔ ڈسابق سندھ
۱۰ - ″ محمد یوسف صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نواب شاہ (سابق سندھ)
۱۱ - ″ عزیز ملک کریم الدین صاحب ابن ملح حیدر آباد
۱۲ - ″ عبداللطیف صاحب ولد حکیم فیروز الدین صاحب گلارچی
۱۳ - ″ مکرم ایم غلام رسول صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نبی سر روڈ
۱۴ - ″ مقصود احمد خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ منٹگمری
۱۵ - ″ ماسٹر فضل دین صاحب طارق کنری
۱۶ - ″ مولوی احسان الٰہی صاحب ناصر آباد سٹیٹ
۱۷ - ″ چوہدری محمد حسین صاحب لوکل آڈیٹر محمد آباد اسٹیٹ۔
۱۸ ″ ملک غلام احمد صاحب عطا۔ ایم۔ ایس سی محمد آباد سٹیٹ۔
۱۹ - ″ چوہدری غلام احمد صاحب مینجر کریم نگر فارم
۲۰ - مکرم بابو عنایت اللہ صاحب کریم نگر فارم
۲۱ - مکرم چوہدری فضل احمد صاحب مینجر بشیر آباد اسٹیٹ
۲۲ - مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب ظفر آباد۔ لامبی اسٹیٹ۔

(مینجر روزنامہ الفضل ربوہ)

اعلان

گذشتہ سال جن طلبا و طالبات نے مڈل میٹرک اور الیف اے میں مجھ سے ٹیوشن پر تعلیم حاصل کی تھی الحمدللہ وہ قریباً سب محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے باوجود سخت کمزور ہونے کے کامیاب ہو گئے ہیں۔

امسال پھر جو طلبا و طالبات انگریزی میں کمزور ہوں وہ میری خدمات سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں لڑکیوں کے لئے علیحدہ گروپ ہوگا۔ تعلیم شروع ہے۔ راقم

محمد اقبال حسین بی اے بی ٹی ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر
دارالرحمت شرقی ربوہ (مکان سابق ہ ج ی جیبلی)

نہایت عمدہ شوکیس

بصورت الماریاں شیشہ اور کونٹر

سستے داموں پر

فروخت ہو رہے ہیں ضرورتمند احباب فائدہ اٹھائیں

خاکسار۔ غلام حسین اوورسیر گولبازار ربوہ

اب بفضل خدا پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ کے ۱۲ ٹائم ربوہ سے گزرتے ہیں۔ لاہور۔ میانوالی۔ لاہور سرگودھا۔ گوجرانوالہ سرگودھا کیلئے

فوری ضرورت

مندرجہ ذیل کارکنان کی فوری ضرورت ہے۔ خواہشمند اصحاب جس قدر جلد ممکن ہو درخواست بھجوائیں یا خود ملاقات کریں۔ کوئی سفر خرچ ادا نہیں کیا جاوے گا۔

۱- دو ٹرینڈ اور کوالیفائیڈ ڈسپنسر۔ تجربہ کار اصحاب کو ترجیح دی جاوے گی پہلے تین ماہ تنخواہ ۲۵/- روپے ماہوار اس کے بعد تسلی بخش کام کی صورت میں ۵۰/- روپیہ ماہوار۔

۲- سیلزمین گذشتہ تجربہ اور کام میں مہارت کی صورت میں ابتدائی تنخواہ ۱۳۰/- روپے اور تسلی بخش کام کی صورت میں تین ماہ کے بعد مبلغ ۱۵۰/- روپیہ ماہوار

۳- ایسے میٹرک یا ایف اے۔ پاس دو نوجوان بھی درخواست دے سکتے ہیں جن کو مندرجہ بالا ہر دو کاموں کا گذشتہ تجربہ نہ ہو مگر ٹریننگ لینا چاہتے ہوں۔ ایسے نوجوانوں کو ابتدائی الاؤنس ۶۰/- روپیہ ماہوار اور پھر کام سیکھ لینے کے بعد معقول ترقی دی جاوے گی۔

۴- واپڈا کی ایک میڈیکل آفیسر لیڈی ڈاکٹر کے ساتھ کام کرنے کے لئے تجربہ کار اور صحت مند نرس کی ضرورت ہے۔ کم از کم میٹرک پاس تعلیم ضروری ہے تنخواہ تعلیمی لیاقت اور تجربہ کے مطابق ۱۲۵/- روپیہ ماہوار تک دی جاسکتی ہے

۵- ایک تجربہ کار اور انگریزی میں کافی لیاقت رکھنے والے سٹینوگرافر کی بھی ضرورت ہے۔ اس غرض کے لئے Part Time درخواست پر بھی غور کیا جاسکتا ہے۔ تجربہ اور لیاقت کی بناء پر تنخواہ معقول دی جاویگی

یہ امر یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ہمارا ادارہ رات اور دن کھلا رہتا ہے۔ اور اس میں بنیادی نظریہ خدمت خلق ہے۔ اس میں کام کرنے والوں کیلئے دنیاوی لحاظ سے بھی ترقی کے کافی روشن امکانات ہیں۔ مگر یہ ثانوی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور اولین نظریہ خدمت خلق ہے۔ اسلئے صرف ایسے اصحاب ہی درخواست دیں جو اپنے اندر مخلوق خدا کی ہمدردی اور خدمت کا بے پناہ جذبہ رکھتے ہوں۔ اور اس کے لئے انتھک محنت اور بے لوث قربانی کر کے اپنے دوسرے ساتھیوں کے لئے نمونہ بن سکتے ہوں۔ اسی طرح امیدوار کا جسمانی اعتبار سے مضبوط نوجوان اور کام کرنے میں چست ہونا ضروری ہے۔ اور سب سے زیادہ شریف النفس اور دیانتدار ہونے کے علاوہ نیکی۔ تقوے اور مذہب کی طرف رجحان ضروری ہے۔

شفا میڈیکو۔ سوداگران انگریزی ادویات
بالمقابل میو ہسپتال۔ لاہور

وصیت

ذیل کی وصیت منظوری سے قبل شائع کی جاتی ہے تاکہ اگر موصی کو اس پر کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

نمبر ۱۳۳۴:- میں نور بی بی بیوہ شیخ کابلی مرحوم قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۴۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن کرڈاپلی ڈاکخانہ ٹگریا ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ اگست ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے
تفصیل زیور:- (۱) سونے کا ہار ایک تولہ قیمت اندازاً ... ۱۵۰ روپے
(۲) چاندی کا زیور ایک جوڑا " " ۵۰ — ۳۴ "
(۳) برتنوں کی قیمت " " ... ۲۰ "
مبلغ ۳۰۵/- روپے مہر جو میرے خاوند مرحوم کے ذمہ تھا وہ اگرچہ مجھے وصول نہ ہو سکا۔ لیکن انشاء اللہ تعالیٰ اپنی زندگی میں اس کا حصہ آمد ۱/۱۰ کا آہستہ آہستہ ادا کر دینے کی کوشش کرتی رہوں گی۔ میزان ۵۲۴/-
(۱) مندرجہ بالا جائیداد کی میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی
(۲)- اگر اس کے بعد اور کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ راقم الحروف خاکسار سید صمصام الدین احمد سابق مبلغ اڑیسہ آف سونگھڑہ۔ فقط المرقوم بتاریخ ۱۳/۸/۶۲ الامۃ:- نور جہاں بی بی ۳۰ اگست ۱۹۶۲ء۔
گواہ شد:- سید صمصام الدین احمد سابق مبلغ سلسلہ آف سونگھڑہ حال ساکن کرڈاپلی ڈاکخانہ ٹگریا ضلع کٹک
گواہ شد:- محمد صدیق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کرڈاپلی ٹگریا ۳۰/۸/۶۲

ضمیمہ وصیت ۱۳۳۴

(۱) میں نے ۲۸/۸/۶۲ کو جو وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حق میں کی تھی اسکے گواہان کے دستخط اس پر ۳۰/۸/۶۲ کو ہوئے ہیں یہ امر مجبوری تھی کہ گواہان ۲۸/۸/۶۲ کو موجود نہ تھے۔ میں اپنی اس وصیت پر قائم ہوں۔ (۲) میں نے وصیت میں ۳۰۵/- روپے جو مہر لکھ دیا ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ ادا کر دوں گی (۳) میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:- نور جہاں بی بی ۶/۱۰/۶۲۔ گواہ شد:- سید صمصام الدین احمد سابق مبلغ سلسلہ آف سونگھڑہ حال ساکن کرڈاپلی اڑیسہ ۶/۱۰/۶۲۔ گواہ شد:- محمد صدیق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کرڈاپلی ۶/۱۰/۶۲۔

آپ کی پسندیدہ
ساڑھیاں
پرفیکشن ہاؤس ۲ اے کمرشل بلڈنگ دی مال لاہور

فرحت علی جیولرز
۲۹ کمرشل بلڈنگ دی مال لاہور
فون نمبر ۲۶۶۳

تصحیح:- الفضل اخبار مورخہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۶۲ء میں مکرمہ سعیدہ خالدہ صاحبہ موصیہ نمبر ۱۶۸۳۳ کی وصیت شائع ہوئی ہے۔ اس میں گواہ نمبر ۱ کا پورا نام شائع نہیں ہوا پورا نام درج ذیل ہے محمد یوسف سلیم جامعہ احمدیہ ربوہ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

خدام الاحمدیہ کے نام صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کا پیغام (بقیہ صفحہ اول)

کہ کسی امتحان کا نتیجہ نکلا ہے جس میں میں اول آیا ہوں۔ اس پر مجھے خیال آیا کہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں حاضر ہو کر مبارکباد پیش کروں۔ جب میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ حضور ایک لکڑی کے تخت پر بیٹھے ہیں اور ساتھ ہی ہماری ایک بہن جن کا نام امۃ العزیز ہے بیٹھی ہوئی ہیں۔ میں جا کر عرض کرتا ہوں کہ حضور ہمارا نتیجہ نکل آیا ہے۔ میں نے ابھی اتنی ہی بات کی تھی کہ حضور نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ "تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ یہ نتیجہ میری منظوری کے بغیر نکل ہی نہیں سکتا تھا"۔ اور میں نے ہی نہیں کئی اور دوستوں نے بھی اسی قسم کے رویاء دیکھے جن کی وجہ سے میرا یہ وثوق کہ میرا خدا ضرور میری مدد فرمائے گا اور محض اس کے فضل سے میں اس ذمہ واری سے عہدہ برآ ہونے میں انشاء اللہ کامیاب ہو جاؤں گا اور بھی بڑھ گیا ہے۔ آپ دوستوں سے اور جماعت کے دوسرے بزرگوں سے بھی میری یہ عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ دعا کے ذریعہ میری مدد فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے ایسی خدمت کی توفیق دے جس سے وہ راضی ہو جائے۔

عزیزو! ہم لوگ جو جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں ہمارا اصل مقصد دنیا کو راہ نجات دکھانا حقیقی زندگی اور سچی خوشی کے حصول کا ذریعہ بتانا ہے۔ لیکن اس دعویٰ میں کہ راہ نجات وہی ہے جس پر ہم قائم ہیں ہم منفرد نہیں اور بھی بہت سی جماعتیں اور مذاہب ہیں جو یہی دعویٰ رکھتے ہیں۔ پس کیونکر ثابت ہو کہ اطمینان قلب اور سچی خوشی کے حصول کا راز صرف ہم جانتے ہیں اور نجات کی راہ ہماری راہ ہے جب تک کہ ہم اپنی ذات میں نجات کے آثار نہ دکھائیں، جب تک کہ ہم دنیا کو اس بات کا برای العین مشاہدہ نہ کرا دیں کہ ہمیں واقعی جنتی زندگی حاصل ہے جنتی زندگی کیا ہے یہی کہ ہمارا اپنے خالق کے ساتھ جو تمام خوبیوں کا جامع اور ہر نقص سے پاک ہے ایسا پاک تعلق اخلاص اور اطاعت اور محبت کا ہو جائے کہ ہمارا اور اس کا معاملہ الگ الگ نہ رہے بلکہ ایک ہو جائے۔ ہمیں اس کی توحید ویسی ہی پیاری ہو جائے جیسے خود اسے ہے، ہماری روح اور اس کا ذرہ ذرہ اس کے حضور سجدہ ریز ہو، اور ہمارا دل اور اس کا گوشہ گوشہ اس کی محبت سے پُر، اور ہم اس کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حد تک پیروی کریں کہ وہی رنگ ظلّی طور پر ہم میں بھی پیدا ہو جائے، اور ہم اس کے محب ہی نہ رہیں محبوب بھی بن جائیں؛ تا ہمیں اس کی معیت و نصرت حاصل ہو، وہ ہماری دعاؤں کو سنے اور اپنی مرضی ہم پر ظاہر کرے تا ہمیں وہ نور حاصل ہو جائے جسے دیکھ کر ساری دنیا کو یہ اقرار کرنا پڑے کہ واقعی یہ لوگ خدا کے ہیں اور خدا ان کے ساتھ ہے۔

سو آؤ بھائیو لا الٰہ الّا اللہ محمد رسول اللہ کے اقرار کو اپنے عمل سے سچا ثابت کریں آؤ اپنی جان مال عزت اور وقت اور ہر پیاری چیز کو اس کی رضاء کی راہوں میں قربان کر کے اپنے موحد ہونے پر اپنے عمل کی مہر لگا دیں۔ آؤ کہ خدا سے عشق و محبت کا نیا پیمان باندھیں، قرآن کی حکومت کو اپنے دلوں پر قائم کریں، اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنا دستور العمل بنائیں۔ آؤ کہ دنیا کو توحید خالق اور اطاعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا سبق دیں۔ آؤ یہ عزم کریں کہ ہم خدا کے ذکر کو بلند کر کے حق کا بول بالا کر کے ہر قسم کے ظلم و تعدی اور شرک اور ضلالت اور تثلیث اور ہر اس بات کو مٹا کر دم لیں گے جس سے ہمارا خدا ناخوش ہوتا ہے۔ آؤ ساری دنیا کو اپنے آقا و مولا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے وابستہ کر کے اور خلافت کے مبارک نظام میں پرو کر انسانوں کو اخوت اور یگانگت اور محبت کا سبق دیں۔

خدا ہمارے ساتھ ہو اور وہ ہم حقیر اور ناچیز بندوں کے ذریعہ اپنے جلال اور جمال کو ظاہر کرے تا دنیا سے بغض و نفرت کا دور دورہ ختم ہو کر محبت اور آشتی اور صلح اور امن کا دور دورہ ہو۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

والسلام

مرزا رفیع احمد

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

۶۲/۱۱/۱

پاکستان نے کشمیر کا مسئلہ کھٹائی میں ڈالنے سے انکار کر دیا

وزیر خارجہ نے چینی حملہ کے پیش نظر تنازعہ پر زور دینے کی خبر کی تردید کر دی

راولپنڈی ۲۰ نومبر۔ بھارت کے ایک اخبار کی اس خبر کی تردید کر دی ہے کہ پاکستان بھارت کے خلاف چینی جارحیت کو پورے برصغیر کے لئے خطرہ خیال کرتا ہے اور جب تک یہ خطرہ موجود ہے۔ پاکستان مسئلہ کشمیر کے تصفیہ پر زور نہیں دیگا۔ وزیر خارجہ مسٹر محمد علی نے واضح الفاظ میں کہا ہے کہ پاکستان نے برطانیہ سے کوئی ایسا وعدہ نہیں کیا ہے۔ حکومت آزاد کشمیر کے صدر مسٹر خورشید نے کل کہا ہے کہ پاکستان کو بھارت کی محض اس یقین دہانی پر کوئی وعدہ نہیں کرنا چاہیئے کہ بھارت مستقبل میں کسی وقت کشمیر میں استصواب کرائے گا۔ آپ نے کہا بھارت اس قسم کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔ دہلی کے باخبر حلقوں کے مطابق امریکہ اور برطانیہ نے بھارت کو پاکستان سے تنازعہ کشمیر کے بارے میں کوئی نئی تجویز نہیں بھیجی ہیں لیکن بھارت نے پاکستان سے درخواست کی ہے کہ وہ اس نازک مرحلہ پر بھارت کو پریشان نہ کرے۔

وزیر خارجہ مسٹر محمد علی نے کل شام اس بات کی تردید کی کہ حکومت پاکستان نے چین اور بھارت میں سرحدی تنازعہ کے بارے میں برطانوی حکومت کو کسی قسم کی یقین دہانی کی ہے۔ ان سے ایک بھارتی اخبار میں شائع ہونے والی اس خبر پر تبصرہ کرنے کے لئے کہا گیا تھا کہ حکومت پاکستان نے برطانوی حکومت کو اس بات کا یقین دلایا ہے کہ پاکستان، بھارت پر چین کے حملہ کو پورے برصغیر پر حملہ خیال کرتا ہے اور جب تک یہ خطرہ باقی رہے گا پاکستان تنازعہ کشمیر کے تصفیہ پر زور نہیں دے گا۔

چین اور بھارت کی لڑائی کے پیش نظر کشمیر کا مسئلہ کھٹائی میں ڈالنے کے متعلق پاکستان نے امریکہ اور برطانیہ کا دباؤ قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے اور اپنے مغربی اتحادیوں کو واضح طور پر بتا دیا ہے کہ جب تک مسئلہ کشمیر کے حل کے سلسلے میں بھارت اپنے رویہ میں کسی تبدیلی کا ٹھوس ثبوت نہیں دیتا۔ پاکستان بھارت اور چین کی موجودہ صورت حال میں کوئی یقین نہیں دلا سکتا۔ اس کے علاوہ امریکہ اور برطانیہ نے پنڈت نہرو کو جو غیر جانبداری کے سب سے بڑے "علمبردار" رہے ہیں۔ اسلحہ مہیا کرنے میں جس غیر ضروری عجلت کا مظاہرہ کیا ہے اس سے عبوری دار الحکومت کے سیاسی حلقوں کے اس شبہ کو اور زیادہ تقویت پہنچی ہے کہ مغربی ممالک بھارت کو خوش کرنے کے لئے پاکستان کے وسیع تر مفاد کو نظر انداز کرنے میں کوئی قباحت محسوس نہیں کرتے۔ صدر ایوب ہفتہ کو راولپنڈی پہنچ رہے ہیں۔ ان کی واپسی پر ہی حکومت پاکستان اپنا قطعی مؤقف طے کریگی باوثوق ذرائع نے کل رات بتایا کہ ایک طرف بھارت امریکہ اور برطانیہ کے ذریعہ یہ درخواست کرتا ہے کہ وہ پاکستان کے ساتھ سرحد پر متعین اپنی پانچ لاکھ فوج کو چین کے خلاف استعمال کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے پاکستان اس بات کی ضمانت دے کہ وہ اس دوران کوئی گڑبڑ نہیں کریگا لیکن ساتھ ہی اس نے پاکستان کی سرحدوں پر اپنی فوجی طاقت میں زبردست اضافہ کر دیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بھارت اپنا دشمن چین کو نہیں بلکہ پاکستان کو سمجھتا ہے اور چین کے ساتھ سرحدی جھڑپوں کی آڑ میں امریکہ اور برطانیہ کو بلیک میل کر رہا ہے۔ ورنہ کیا وجہ ہے کہ پاکستان کی سرحدوں کے ساتھ متعین ایک بھارتی سپاہی کو بھی چین کے ساتھ سرحدوں پر بھیجنے کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی۔ ان ذرائع کے مطابق بھارت کافی عرصہ سے امریکہ اور برطانیہ سے اسلحہ حاصل کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ چنانچہ اس نے موجودہ صورت حال کو فوجی امداد حاصل کرنے کے لئے بہترین موقعہ سمجھا ہے

میکملن کے بیان پر نکرومہ کی نکتہ چینی

عکرہ ۲ نومبر۔ گھانا کے صدر نکرومہ نے برطانوی وزیر اعظم مسٹر ہیرلڈ میکملن کے نام ایک خط میں کہا ہے کہ مجھے دار العوام میں آپ کی اس رپورٹ سے بڑا دکھ اور افسوس ہوا کہ برطانوی حکومت چین کے خلاف جنگ میں بھارت کو ہر امکانی امداد دے گی۔ یہ اعلان کل صدر کے دفتر سے جاری کیا گیا تھا۔ ڈاکٹر نکرومہ نے کہا مجھے یقین ہے کہ اگر تمام ممالک کسی ایسے اقدام سے احتراز کریں۔ جس سے صورت حال کے مزید سنگین ہو جانے کا خطرہ ہو۔ تو اس سے امن کے مفاد کو زیادہ فائدہ پہنچے گا۔

برطانوی سائنسدانوں کو کیمسٹری کا نوبل پرائز

سٹاک ہالم (سویڈن) ۲ نومبر کیمسٹری کا ۱۹۶۲ء کا نوبل پرائز دو برطانوی سائنسدانوں ڈاکٹر کو ڈرے اور ڈاکٹر پیرٹس کو دینے کا اعلان کیا گیا ہے۔

ضروری اعلان

رسالہ الفرقان کا خاص نمبر "عیسائیت نمبر" اکتوبر نومبر ۱۹۶۲ء مورخہ پانچ نومبر کو جملہ خریداران اور ایجنٹ حضرات کے نام بذریعہ ڈاک ارسال کیا جا رہا ہے۔ اس کے ایک سو چار صفحے ہیں اور ایک روپیہ قیمت ہے۔

(مینیجر الفرقان ربوہ)

ضروری اعلان

بل الفضل اکتوبر ۶۲ء ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دئے گئے ہیں۔ ان بلوں کی رقوم ۱۰ نومبر تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔

(مینیجر الفضل)